جناب احسان دانش

فیضانِ قائد

ہر قدم خطرۂ صد راہزناں تھا پہلے
راستہ زیست کا ہموار کہاں تھا پہلے

عشق ناقابلِ اظہار و بیاں تھا پہلے
حسن اک مشغلۂ پیشہ وراں تھا پہلے

لوگ مدت سے تھے بے باس گلوں کے رسیا
قوسِ احساس میں یہ رنگ کہاں تھا پہلے

روح کے شعلۂ بے دود میں گرمی ہی نہ تھی
تنگ و تار ایک جہانِ گزراں تھا پہلے

آج کی طرح سے شاداب کہاں تھے اجسام
جو بھی چہرہ تھا وہ بے تاب و تواں تھا پہلے

ایک اسلوب پہ رہتا ہی نہ تھا دورِ جہاں
یہ کبھی برف کبھی برقِ تپاں تھا پہلے

اب در و بام پہ ہیں تازہ شعاعوں کے غلاف
محفلِ زیست اندھیروں کا جہاں تھا پہلے

ہر قدم آج نظر آتے ہیں جلووں کے ہجوم
کیا یہ ہر گام پہ جنت کا سماں تھا پہلے

حق یہ ہے قائد اعظم کو دعائیں دیجیے
اب جہاں چاند کا آنگن ہے دھواں تھا پہلے